محکمۂ تعلیم حکومت رامپور

بچوں کا کتب خانہ

(استادوں اور والدین سے چند باتیں)

"بچوں کا کتب خانہ"

محکمۂ تعلیم نے تعلیم کو زیادہ مفید دلچسپ اور بہتر بنانے کے لئے جو تجاویز اختیار کی ہیں ان میں سے ایک "بچوں کے کتب خانے" کا قیام ہے۔ اس کتب خانے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں میں ادبی ذوق اور کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کیا جائے تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ محض کورس کی کتابیں پڑھ لینے سے تعلیم مکمل ہو جاتی ہے بلکہ علم اور تفریح اور دماغی تربیت حاصل کرنے کے لئے کتابوں کی دنیا میں جو خزانہ پوشیدہ ہے اس سے فائدہ اٹھانا سیکھیں اور انھیں پڑھ کر اپنی زندگی کو مالا مال کریں۔

ہمارے ملک میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زندگی کتاب سے محروم ہے یا ان میں اچھی اور بری کتابوں میں امتیاز کرنے کا سلیقہ نہیں یا انھیں مطالعہ کی عادت اور اس کے فن سے واقفیت نہیں ایسے لوگوں کی حالت ان اندھوں کی سی ہے جو دنیا کے حسین اور رنگ برنگ مناظر سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے، ان بہروں کی سی ہے جو دنیائے نغمۂ صوت سے ناآشنا رہتے

ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ باہمی گفتگو کا حیات بخش رشتہ قائم نہیں کر سکتے اور ان لوگوں کی سی ہے جو اپنے خیالات اور جذبات دوسروں پر ظاہر نہیں کر سکتے اُن کی زندگی میں فراخی اور گہرائی، ان کی نظر میں وسعت اور بلندی، اُن کے دل میں انسانیت کا درد، اور ان کے دماغ میں شرافت و ایثار کا احترام یا تو پیدا نہیں ہو سکتا یا بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ کتاب کی مدد سے انسان کے دل و دماغ میں بہت سے نئے دریچے کھل جاتے ہیں جنکی بدولت وہ زندگی کے ایسے پہلو اور امکانات دیکھ سکتا ہے جو پہلے اس کی نظر سے اوجھل تھے۔ اس لئے زندگی اس کے لئے زیادہ رنگین، زیادہ معنی خیز زیادہ قابلِ قدر بن جاتی ہے۔

شاید آپ سوچیں کہ ان تمام بلند مقاصد کا بچوں کی زندگی اور بچوں کے کتب خانے سے کیا تعلق ہے۔ بات یہ ہے کہ جب تک ابتدائی زندگی ہی میں بچوں میں بعض خاص عادتیں اور رجحانات اور شوق پیدا کئے جائیں اس وقت تک یہ اُمید نہیں ہو سکتی کہ وہ بڑے ہو کر ان چیزوں میں دلچسپی لیں گے۔ مطالعے کی عادت بھی انہیں باتوں میں شامل ہے چونکہ ہمارے ہاں ابتدائی اور ثانوی مدارس میں بچے صرف درسی کتابوں کو ایک ناگوار فرض سمجھکر پڑھتے ہیں اور ان میں شوقیہ مطالعے کی عادت پیدا نہیں ہوتی اس لئے بڑے ہو کر ان میں سے اکثر علم و ادب سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے اور ان کی زندگی روزمرہ کے

بندھے ٹکے اور اکثر بے معنی اور بے فیض کاموں میں محدود ہوکر رہجاتی ہے اس لئے اگر لوگوں میں ادبی ذوق پیدا کرنا ہے تو اس کی بنیاد بچپن ہی سے ڈالنی چاہئے۔

لیکن جن حالات میں عام طور پر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے وہ ایسے نہیں کہ بچوں میں مطالعے کا شوق پیدا ہوسکے۔ ایک طرف تو ان میں سے اکثر کے گھر نہ صرف کتابوں سے محروم ہوتے ہیں بلکہ وہاں کی فضا ہر قسم کے مطالعے کے لئے ناسازگار رہتی ہے۔ دوسری طرف سکولوں میں نہ اچھی اور دلچسپ اور موزوں کتابیں مہیا ہوتی ہیں، نہ ان کو پڑھنے کے لئے آرام دہ اور خوشگوار انتظام ہوتا ہے، نہ طلبہ کی رہبری اور ہدایت اور شوق کے ابھارنے کے لئے مناسب طریقے اختیار کئے جاتے ہیں لہذا گھر اور سکول دونوں کا ماحول انہیں پڑھنے کی طرف مائل نہیں کرتا بلکہ اس سے بددل کرتا ہے۔ ناواقف لوگ اس بات سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بچے فطرتاً مطالعے کے شوقین نہیں ہوتے۔ مگر یہ خیال بچوں پر ایک غلط اور ناجائز الزام ہے۔ میرا تجربہ یہ ہے اور یقین ہے کہ بہت سے تعلیمی کام کرنے والے اسکی تصدیق کریں گے کہ اگر بچوں کو ایک اچھے کتب خانے تک رسائی حاصل ہو یا انہیں اپنے گھر پر مناسب قسم کی کتابیں اور سازگار ماحول نصیب ہو تو وہ لفظ شناس ہو جانے کے بعد اس بے ساختہ شوق اور آمادگی سے کتابیں پڑھنا شروع کرتے ہیں

جس طرح بطخ پانی میں تیرنا یا چڑیا ہوا میں اُڑنا۔ اور والدین یا استادوں کے لئے اصل مشکل یہ نہیں ہوتی کہ انہیں پڑھنے پر کس طرح آمادہ کریں بلکہ دقت یہ ہوتی ہے کہ پڑھنے سے کس طرح روکیں اور اتنی کتابیں کہاں سے مہیا کریں کہ ان کی سیری ہو۔

میں نے کتب خانے کی کامیابی کے لئے دو شرطیں لگائی ہیں۔ ایک یہ کہ پڑھنے کے لئے مناسب کتابیں موجود ہوں اور دوسرے یہ کہ مطالعے کے لئے موزوں ماحول مہیا کیا جائے۔ یہ شرطیں ذرا غور طلب ہیں جب میں بچوں کے لئے مناسب کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو اس سے میری مراد ہے ایسی کتابیں جو ان کی عمر کی مختلف منزلوں اور ان کی مخصوص نفسیاتی ضرورتوں کے پیش نظر منتخب کی گئی ہوں۔ یعنی کتابیں بالغوں کے نقطۂ نظر سے نہ چھانٹی گئی ہوں اور بالغوں کے خیالات اور دلچسپیوں اور ادبی ذوق کو زبردستی بچوں پر عائد کرنے کی کوشش نہ کرتی ہو بلکہ ان میں خاص کر بچوں کی مختلف دلچسپیوں اور فطری شوقوں کا خیال رکھا گیا ہو۔ ان کے مضمون، ان کی زبان، ان کی کتابت اور طباعت اور ان کی تصویروں میں بچوں کے لئے ایک ایسی کشش ہونی چاہیئے کہ وہ بغیر کسی خارجی دباؤ کے ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اور چونکہ مختلف بچوں کے مذاق جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے

کتابیں بھی مختلف طرح کی ہونی چاہئیں تاکہ ہر مذاق کے بچوں کی دلچسپی اور تفریح کا سامان موجود رہے۔ ہندوستانی زبانوں میں بدقسمتی سے ایسی کتابیں ابھی کم ہیں لیکن اگر احتیاط سے انتخاب کیا جائے تو ان کی خاص تعداد مل سکتی ہے۔ برخلاف اس کے انگریزی میں بچوں کے لئے اچھی اور مناسب اور خوبصورت چھپی ہوئی کتابوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے اور چونکہ کتب خانے میں آنے والے طلبہ میں انگریزی جاننے والے بچے بھی شامل ہوں گے اس لئے انگریزی کی کتابیں بھی ان میں رکھنی چاہئیں۔ خوبصورت دیدہ زیب اور باتصویر کتابوں کو دیکھکر نہ صرف بچوں میں خوش مذاقی اور دلچسپی پیدا ہوگی بلکہ استاد اور ناشرین بھی ان سے فائدہ اُٹھا کر اپنی زبان میں ایسی کتابیں تیار کرا سکتے ہیں۔

دوسری شرط مطالعے کے لئے ایک اچھا ماحول ہے ہمارے کتب خانے عام طور پر تنگ و تاریک اجاڑ قسم کے کتابوں کے گودام ہوتے ہیں۔ جہاں کسی معقول آدمی کا دل لگنا مشکل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بچوں کے لئے جو کتب خانہ بنایا جائے اس کے کمرے روشن ہوں۔ دیواریں خوش رنگ ہوں، فرنیچر آرام دہ اور خوبصورت ہو۔ مطالعہ کرنے، لکھنے، اخبار پڑھنے،

حوالہ کی کتابوں سے فائدہ اٹھانے کا معقول انتظام ہو، دیواروں پر خوبصورت تصاویر آرٹ کے دوسرے نمونے جو فراہم ہو سکیں لگائے جائیں، گلدانوں میں پھول ہوں۔ کتابوں کے اشتہار، کتابوں کے متعلق مضامین، کتابوں کے گردپوش اور مصنفوں کی تصویروں اور چارٹوں کی نمائش کا اہتمام سلیقے کے ساتھ کیا جائے۔ جب یہ تمام شرطیں پوری ہوں اس وقت یہ توقع رکھنا حق بجانب ہوگا کہ بچے شوق سے کتب خانے میں آئیں گے۔ اور وہاں دلچسپی کے ساتھ وقت بسر کریں گے۔

اس قسم کے خیالات کو ذہن میں لے کر بچوں کی لائبریری کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ فی الحال اس کی ابتدا بہت چھوٹے اور معمولی پیمانے پر کی گئی ہے کیونکہ اس کے لئے کوئی موزوں عمارت موجود نہیں ہے۔ اور بہت سی وہ چیزیں جو اس میں کرنے کا ارادہ ہے ابھی شروع نہیں کیجا سکیں۔ جب وہ شروع ہو سکیں گی تو انشاء اللہ یہ کتب خانہ شہر رام پور کے تمام تعلیم پانے والے بچوں کی تہذیبی زندگی اور ادبی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔ لیکن اس وقت بھی یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ باوجود عمارت اور رقم کی تنگی کے کتابوں کے انتخاب اور کتب خانے کے ساز و سامان

کی فراہمی میں مندرجہ بالا اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے تاکہ اسکی بنیاد صحیح اصولوں پر رکھی جائے خواہ شروع میں کام محدود پیمانے پر کیا جائے۔ اس مختصر سے بیان کی غرض یہ ہے کہ استادوں اور والدین کو اِس کتب خانہ کی اہمیت اور فائدے کی طرف توجہ دلائی جائے تاکہ ان کی امداد اور توجہ سے پیش نظر مقاصد حاصل ہو سکیں۔ ابتدا میں بچّوں کو شوق دلا کر کتب خانے میں لانا آپ کا کام ہے۔ اس کے بعد اگر کتب خانے میں کشش اور صلاحیت ہے تو وہ خود بچّوں کی توجہ کا مرکز بن جائے گا۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ جیسے ہی کتب خانے کا کام شروع ہو جائے جس کی اطلاع آپ کو علیحدہ سے دی جائے گی۔ آپ اس کو کامیاب بنانے میں محکمۂ تعلیم کا ہاتھ بٹائیں۔

یہ ہمارا اور آپ کا متحدہ کام ہے۔ اس میں امداد دیکر آپ نہ صرف محکمۂ تعلیم کو مشکور کریں بلکہ اپنا ایک مفید اور خوشگوار فرض بھی ادا کریں گے:۔

خواجہ غلام السیدین

مشیر تعلیمات

رامپور

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور